مکاتیب حضرت مولانا محمد یوسف کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ

بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا محمد یوسف کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بگرامی خدمت مولانا محمد یوسف صاحب دامت برکاتھم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امابعد! آج بتاریخ ۵ محرم مکتوبِ گرامی آپ کا وارد ہوا، سامانِ سفر تو پہلے سے تیار تھا، ’’محلی‘‘ کو متاعِ سفر سے خارج کر دیا گیا۔ احقر خط کے ورودِ میمون سے (قبل) شربِ مُسہل کا ارادہ کر چکا تھا، لہٰذا چار پانچ یوم کے مابعد امرِ ہذا سے فارغ ہوکر علی الفور گجرانوالہ وارد ہوکر مطلع کروں گا۔ اس سے قبل ایک خط پشاور سے لکھا تھا، جس میں قدرت کلفتِ انتظار کا شکوہ تھا، شاید کہ مولانا (عبدالحق) نافع کی طرح مزاجِ گرامی پر کچھ اثر پڑے، مگر یہ آپ سے ہرگز توقع نہیں ہوسکتی ہے؛ کیونکہ آپ تو ’’وبحرٌ لا تكدّره الدلاء‘‘ (ایسا دریا ہیں جو آب پاشی سے گدلا نہیں ہوتا)۔ میرے شکوہ وعتاب سے آپ رنجیدہ نہ ہونا، میرا آپ سے وہی تعلق ہے جس کا ’’قصیدہ عینیہ‘‘ میں اظہار کیا تھا، اور اس کو ’’بقول الإمام أبي حنيفة: الإيمان لا يزيد ولا ينقص‘‘[1] کی حدتک پہنچا دیا گیا ہے۔ دعا سے فراموش نہ فرمائیں۔

أرَاؤكُمْ وَ وُجُوْهُكُمْ وَ سُيُوْفُكُمْ
فِي الْحَادِثَاتِ إذَا دَجَوْنَ نُجُوْمُ

(۱) یعنی حقیقتِ ایمان میں کمی بیشی نہیں ہوتی، کیفیت میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اسی طرح گویا ہماری محبت میں کوئی اُتار چڑھاؤ نہیں۔

مِنْهَا مَعَالِمُ لِلْهُدَى وَ مَصَابِحُ
تَجْلُوْ الدُّجى وَ الْأُخْرَيَاتُ رُجُوْمُ (۱)

والسلام مسك الختام

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

یوم الجمعة، خامس المحرّم سنة ۱۳۵۷ھ

از اکھوڑی

۵؍جمادی الاولیٰ

باسمہٖ تعالیٰ

بگرامیِ خدمت حضرت العلامۃ مولانا محمد یوسف صاحب البنوري دامت فیوضهم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

طالبِ خیر بالخیر ہے، اور خیر وعافیت آں مجمع فضائل مرامِ مطلوب ہے، أهمّ المرام آں کہ ماہ ربیع الآخر کے ابتدائی عشرہ میں آں حضرت کا مکتوب گرامی بابت ترجمہ ''إزالة الخفا'' تصنیف إمام علماء الهند سيدنا وسندنا مولانا الشاه ولي الله الدهلوي قدّس الله روحَه موصول ہوا تھا:

چہ عجب اگر قرعۂ فال بنامِ من دیوانہ زدند!

مخدوم مکرّم، اصل غرض تو کتابِ مذکور کا ترجمہ ہے، دوسرے امور تو عوارض میں سے ہیں، یہ فدوی اس خِطۂ مُظلِمہ میں مُعطّل اور کسی مخصوص علمی کام پر نہیں ہے بجز مطالعہ اور انتخاب موادِ علمیہ کے۔

اس سے قبل مولانا احمد حسن صاحب ابن مولانا عبدالحی ساکنِ بھوئی گاڑ نے بوساطتِ مولوی محمد طاسین کے یہ پیغام دیا تھا، مگر ''ہر صدائے نہ برخاست'' اگر آپ کی نظرِ عنایت اس امرِ خطیر کے لیے اس بے بضاعت کو منتخب فرمائے اور اس علمی خدمت کا اہل سمجھے تو میں اس خدمت کو سعادتِ عظیم سمجھتا ہوں، اور آپ کا احسانِ عظیم خیال کروں گا، جیسا کہ اس سے پیشتر اس عاجز پر دستِ لطف وکرم مبسوط رہا ہے، باقی نان نفقہ کا انتظام تو یہ امرِ عارضی ہے۔ اس کشمکش میں آپ وقت کو ضائع نہ ہونے دیں، میں اس کام کو آپ پر چھوڑتا ہوں، حالاتِ زمانہ کو مدِنظر رکھ کر مناسب مجوّز فرمادیں، اور اگر انسان توکّل علی اللہ کو مدِنظر رکھے اور

---

(۱) آپ کی آراء، آپ کے چہرے، اور آپ کی تلواریں، اندھیرے حوادث میں ستاروں کا کردار نبھاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ نشانِ راہِ ہدایت اور چراغ ہیں، جو تاریکیوں کو دور کرتے ہیں، جبکہ کچھ ستارے (شیاطین کو دفع کرتے) شہابِ ثاقب کی مانند ہیں۔

ملکِ قناعت پر نظر کرے تو ہمارے اسلاف اور علماء سلف نے اپنی تمام اعمار کو علمی خدمات پر وقف کر دیا تھا، اس وقت تو مشاہرہ اور مُسانَہَہ کا سوال ہی نہ تھا، اس لیے ثانیاً یہ عرض کرتا ہوں اگر آپ کی نظرِ عنایت مجھے اس کارِ خیر پر مامور فرمادے تو میں محض اس علمی مشغلہ کی وجہ سے مشکور وممنون ہوں گا۔ والسلام علیکم وعلی من لَدَیکم!

بہرحال جواب سے مطلع فرمادیں۔

مَنْ يَّفْعَلِ الْخَيْرَ لَا يَعْدَمُ جَوَازِيَهُ
لَا يَذْهَبُ الْعُرْفُ بَيْنَ اللهِ وَالنَّاسِ (۱)

رَقَمَہٗ بیدہ الأحقر محمد یوسف کان اللہ لہٗ

پس نوشت: یہ مکتوب کارڈ پر لکھا گیا ہے، اس پر اکھوڑہ، کیمبل پور (کیمل پور) ڈاک خانہ کی مہر ثبت ہے، اور مہر کے درمیان ۷/اکتوبر کی تاریخ ہے، لیکن سنہ واضح نہیں۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....

(۱) جو نیکی کرے گا، اس کے اجر سے محروم نہیں رہے گا۔ خدا اور لوگوں کے درمیان نیکی ختم نہیں ہوگی۔